ایک یادگار
اور
مؤثر دُعا

نواب مولانا حبیب الرحمن خاں شیروانی، رئیس بھیکم پور اور صدر الصدور حیدرآباد عازم حج ہیں۔ سفر سے پہلے اپنے شیخ حضرت فضل الرحمن گنج مرادآبادی کی خانقاہ میں حاضری دیتے ہیں۔ حضرت گنج مرادآبادی کے جانشین شاہ نیاز احمد کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اپنی نفیس شیروانی کے ساتھ شاہ صاحب کے قریب چبوترے پر بیٹھ جاتے ہیں اور شاہ صاحب ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا کرتے ہیں :۔

بارِ الٰہا ! یہ حبیب الرحمن خاں شیروانی تیرا ایک بندہ ناچیز ہے۔

بارِ الٰہا ! جب اس پر ناگزیر وقت آجائے، سانس اکھڑ رہی ہو تو اس کی امداد فرمائی جائے۔

بارِ الٰہا ! جب کفن پہنا کر اس کے تابوت کو لے چلیں تو اپنی رحمت کا سایہ اس پر ڈال اور گور کے خلوت خانہ میں حبیب الرحمن کو لوگ رکھ کر واپس آجائیں اور غریب وہاں تنہا رہ جائے تو اپنی رحمت اپنے کرم سے روشنی پیدا فرما۔ قوت بخش کہ نکیرین کے سوال و جواب میں یہ بے چارہ ثابت قدم رہے۔

بارِ الٰہا ! جب حشر کا میدان قائم ہو، اور بڑے چھوٹے پتنگوں کی طرح اِدھر اُدھر مارے پھرتے ہوں تو اُس وقت بیچارے حبیب الرحمن بھیکم پور والے کی دستگیری فرما۔ اس کے گناہوں کو بخش دے اور بجائے جہنم کے اس کو تیرے فرشتے جنت کی طرف لے جائیں۔

(تعمیر حیات۔ از صدر یار جنگ)